FLOW CHART — ترتیبی نقشہ ربط

MACRO-STRUCTURE — نظمِ جلی

05- سُوْرَةُ الْمَائِدَة

آیات : 120 ...... مَدَنِيَّة ...... پیراگراف : 6
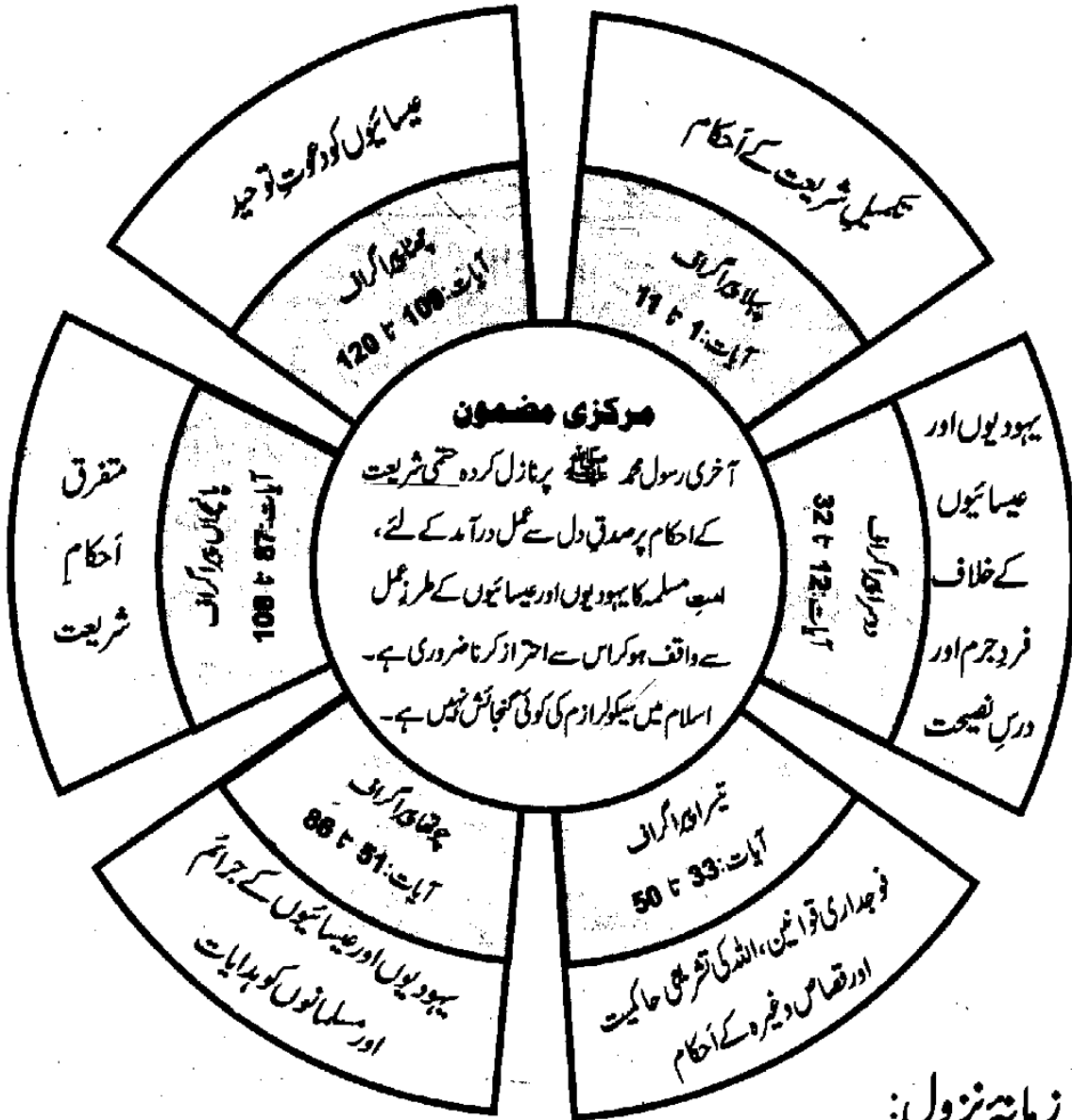
زمانۂ نزول:

سورت ﴿الْمَائِدَة﴾ کا مُعتَدبِہ حصہ صلح حدیبیہ (ذوالقعدہ چھ ہجری) کے بعد، یا غالباً سات (7) ہجری میں نازل ہوا۔

حالتِ اِحرام کے آداب، غالباً عمرۂ حدیبیہ یا عمرۂ قضاء (7ھ) کے موقع پر نازل ہوئے۔ بعض متفرق آیات بھی بعد میں بھی نازل ہوئیں، لیکن سلسلۂ کلام میں پیوست ہیں۔

تکمیلِ دین کے مضمون پر مشتمل قرآن کی آیت ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ (المائدہ: 3) بھی اسی سورت میں آئی ہے، جو غالباً سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت ہے، البتہ سب سے آخر میں نازل ہونے والی مکمل سورت، سورۃُ النَّصر ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ ہے۔

سُورۃُ المَائِدَۃ کا کتابی ربط

1- پچھلی تین سورتوں، البقرۃ، آل عمران اور النساء کی طرح اس سورت میں بھی، اہلِ کتاب کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

2- پچھلی سورت ﴿النّساء﴾ میں خاندانی اور ریاستی اداروں کی تنظیم کا ذکر تھا۔ یہاں سورت ﴿المائدہ﴾ میں اسلامی عدالتوں کے قیام کی طرف اشارہ ہے، تاکہ اسلام کے فوجداری قوانین پر بھی عمل درآمد ہوسکے، چوروں کے ہاتھ کاٹے جاسکیں اور اسلامی ریاست کے دشمن ﴿مُحارِبین﴾ کو سزا دی جاسکے۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- ﴿عُقُود﴾: سُورۃُ المائِدَہ کی پہلی آیت ہی میں ﴿عُقُود﴾ یعنی معاہدوں (Agreements) کی پابندی کرنے کا حکم دیا گیا۔ (آیت:1)

2- سورۃ المائدہ میں، حلال وحرام کے مندرجہ ذیل اَحکام دیئے گئے۔

احرام کی حالت میں شکار حرام ہے (آیت:1)۔ شعائر اللہ کو حلال نہیں کیا جاسکتا (آیت:2)۔

گیارہ (11) چیزیں حرام ہیں۔ مردار، خون، سور کا گوشت، غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ، گلا گھٹ کر مرنے والا جانور، چوٹ کھا کر اور گڑھے میں گر کر مرنے والا جانور، ٹکر سے ہلاک ہونے والا جانور، درندے کا شکار زدہ، آستانوں پر ذبح کیا گیا جانور اور پانسوں کے ذریعے قسمت معلوم کرنا۔ (آیت:3)

تربیت یافتہ شکاری کتے کا روکا ہوا جانور بھی حلال ہے (آیت:4)

اہلِ کتاب کا کھانا اور اُن کی محفوظ عورتیں ﴿مُحصَنات﴾ بھی مسلمانوں کے لیے حلال ہیں (آیت:5)

شراب، جوا، آستانے اور پانسوں کے تیر حرام ہیں۔ (آیت:90)

اِحرام کی حالت میں خشکی کا شکار حرام اور سمندری شکار حلال ہے۔ (آیات:95 اور 96)

3- سورۃ المائدہ میں اسلام کے فوجداری قوانین (Criminal Codes) بھی بیان کیے گئے۔

(آیات 33، 38 اور 45)

(a) اسلامی ریاست کا تختہ اُلٹنے والے فسادی ﴿مُحَارِبین﴾ کے لیے چار (4) فوجداری سزائیں مقرر کی گئیں، جنہیں حکومت اپنی صوابدید کے مطابق جاری کرسکتی ہے۔ (آیت:33)

(b) چوری کرنے والے مرد وخواتین کے لیے ہاتھ کاٹنے کی سزا مقرر کی گئی۔ (آیت:38)

(c) تورات کے اَحکام قصاص کا اعادہ کیا گیا۔ جان کے بدلے جان، کان کے بدلے کان وغیرہ۔ (آیت:45)

4- سورۃ المائدہ میں، ﴿ توحیدِ تشریع ﴾ یعنی ﴿توحیدِ حاکمیت﴾ اور تحکیم الٰہی کی وضاحت کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ﴿خالق﴾ بھی ہے، ﴿ربّ﴾ بھی ہے، ﴿إلٰہ﴾ اور ﴿معبود﴾ بھی ہے اور ﴿حاکم وشارع﴾ (Law-Giver) بھی ہے۔

(a) پہلی آیت ہی میں ﴿ إِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ﴾ کے الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے ﴿استحقاق حاکمیت﴾ کو ثابت کیا ہے۔

(b) ﴿مَا أَنزَلَ اللّٰهُ ﴾ یعنی قرآن وسنت کے مطابق فیصلے نہ کرنے والے کافر ہیں۔ ظالم ہیں۔ فاسق ہیں (آیات: 44، 45، 47)

(c) رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وحی کے مطابق فیصلے کریں۔ ﴿ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّٰهُ ﴾ (آیات: 48 اور 49)

(d) اللہ سے بہتر ﴿حَاكِم ﴾ اور قانون ساز کون ہو سکتا ہے؟ ﴿وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا؟﴾ (آیت: 50)

5- اس سورۃ المائدہ میں، عیسائیوں کے عقیدۂ حُلُول (Incarnation) کا ابطال بھی کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عیسائیوں کے دو (2) فرقے تھے۔

(a) پہلا فرقہ حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کہتا تھا۔ یہ فرقہ ﴿حلول﴾ کا قائل تھا کہ اللہ تعالیٰ نے گوشت پوست کے انسان عیسیٰؑ میں ﴿حلول﴾ کیا ہے۔ عیسیٰ ہی خدا ہیں۔ اللہ اور عیسیٰ ایک ہیں۔ قرآن نے انہیں کافر کہا۔ ﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ﴾ (آیات 17 اور 72)

(b) دوسرا فرقہ تثلیث (Trinity) کا قائل تھا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو تین خداؤں کے مُثَلَّث میں سے تیسرا خیال کرتا تھا۔ قرآن نے انہیں بھی کافر قرار دیا ﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ﴾ (آیت: 73)

6- اس سورت میں عیسائیوں کے ﴿غُلُوّ فِي الدِّين﴾ کا بھی ابطال کیا گیا اور اُن سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اس ﴿غُلُوّ﴾ کو ترک کر دیں۔ مبالغہ آرائی سے بچیں۔ ﴿قُلْ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ﴾ (آیت: 77)

﴿غُلُوّ﴾ ہی کے نتیجے میں انہوں نے اپنے ایک رسول حضرت عیسیٰؑ کو، اللہ کا بیٹا بنا کر اُس کی خدائی میں شریک کر لیا، جس طرح یہودیوں نے حضرت عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا قرار دیا تھا اور لعنت کے مستحق ہو گئے تھے (التوبہ: 30)

7- حضرت عیسیٰؑ کے ﴿حواری﴾ مسلمان تھے۔ ان کے بارے میں دو اہم باتیں آئی ہیں۔

(a) ﴿حَوَارِيِّين﴾ نے صاف کہہ دیا: ''ہم ایمان لے آئے! اے اللہ تو گواہ رہنا کہ ہم مسلمان ہیں'' ﴿ اٰمَنَّا

﴿وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ﴾ (آیت:111)

(b) ﴿حَوَارِيِّيْنَ﴾ کے لیے حضرت عیسیٰؑ نے دعا کی اور ان کے لیے آسمان سے ﴿الْمَآئِدَة﴾ دستر خوان نازل کیا گیا۔ (آیت:115)

8- سورۃ المائدہ میں ﴿اِقامتِ تورات وانجیل﴾ کے حوالے سے دو (2) آیات آئی ہیں۔

(a) اِقامتِ تورات وانجیل کے بغیر، اہلِ کتاب کی کوئی اساس اور بنیاد نہیں ہو سکتی (آیت:6) آج کے یہود ونصاریٰ تورات وانجیل کے قانون ہی کے قائل نہیں، وہ بھلا قرآن کے قانون کو کیسے تسلیم کر سکتے ہیں؟

(b) اگر اہلِ کتاب اِقامتِ تورات وانجیل کرتے تو اپنے اوپر اور نیچے سے رزق پاتے (آیت:66)

سُورۃُ المَآئِدَۃ کا نظمِ جلی

سورۃ ﴿المائدۃ﴾ چھ (6) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔ اور اس کے نظم کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں۔

پہلے، تیسرے اور پانچویں پیراگراف میں تکمیلِ شریعت کے احکام دیئے گئے ہیں۔ اور درمیان میں تذکیر رکھی گئی ہے۔ دوسرے اور چوتھے پیراگراف میں بنی اسرائیل کے حوالے سے تذکیر ہے۔ آخری یعنی چھٹے پیراگراف میں عیسائیوں کو دعوتِ اسلام ہے۔

1۔ آیات: 1 تا 11: پہلے پیراگراف میں، (تکمیلِ شریعت کے احکام) بیان کیے گئے ہیں۔

عقود یعنی معاہدوں (Agreements) کی پابندیوں کا حکم دیا گیا اور اِحرام کی حالت میں شکار کو حرام ٹھہرایا گیا۔

اِحرام اتارنے کے بعد شکار کیا جا سکتا ہے۔ (آیت:2)

شعائر اللہ اور حرام مہینوں اور جانوروں اور حاجیوں کی حرمت کو پامال نہیں کیا جا سکتا۔ (آیت:2)

نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں تعاون کی ہدایت دی گئی اور ﴿اثم وعُدوان﴾ میں تعاون سے روکا گیا۔ تکمیلِ دین کی آیت نازل کی گئی۔ (آیت:3)

وضو کا طریقہ، غسل اور تیمم کے اَحکام بتائے گئے۔ (آیت:6)

مسلمانوں کو ﴿سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا﴾ کا سبق یاد رکھنے اور ﴿تقویٰ﴾ کا پاس ولحاظ کرنے کا حکم دیا گیا۔

قیامِ عدل کے لیے قوّام بن کر قیادت کا فریضہ انجام دینے کی ہدایت کی گئی۔

﴿اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى﴾ کا حکم دیا گیا۔

''عدل کرو! یہ عدل وانصاف سے زیادہ قریب ہے''۔ (آیت:8)

اللہ کے احسان کا ذکر کیا گیا کہ اُس نے رسول اللہ ﷺ کے قتل کی سازش کو ناکام بنا دیا۔

﴿فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ﴾ (آیت:11)

2- آیات 12 تا 32: دوسرے پیراگراف میں، ﴿یہودیوں اور عیسائیوں کے خلاف فردِ جرم﴾ ہے اور اُن کے لیے درسِ نصیحت ہے۔

● یہودیوں کے جرائم کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا کہ بارہ (12) نقیبوں کو مقرر کر کے اُن سے ایک مشروط عہد و میثاق لیا گیا تھا کہ اللہ کی معیت اُن کے ساتھ ہوگی، اِس شرط پر کہ وہ نماز اور زکوٰۃ کا اہتمام کریں گے، رسولوں پر ایمان لائیں گے، ان کی مدد کریں گے اور جہاد کے لیے قرضِ حسن کے ذریعہ اِنفاق کریں گے تبھی جنت عطا ہوگی۔ (آیت:12)

لیکن یہودیوں نے میثاق توڑ دیا۔ ان پر لعنت کی گئی۔ ان کے دل سخت کر دیئے گئے۔ انہوں نے موقع ومحل سے آیاتِ الٰہی کو پھیر دیا۔ اپنے حصے کی نصیحت فراموش کر دی۔ آئے دن اُن کی خیانت ظاہر ہوتی رہتی ہے۔ (آیت:13)

● عیسائیوں کے جرائم بیان کیئے گئے کہ انہوں نے اپنے حصے کی تعلیمات کو فراموش کر دیا۔ (آیت:14)

آیاتِ الٰہی کو چھپانے لگے۔ اب محمد ﷺ ان چھپائے ہوئے احکام میں سے چند کو ظاہر کر رہے ہیں۔ اب اللہ کی طرف سے ﴿نور﴾ اور ﴿کتاب﴾ یعنی قرآن آچکا ہے۔ (آیت:15)

حضرت عیسیٰؑ کو خدا کہنے والے ﴿حُلُولی﴾ بھی کافر ہیں۔ عیسائیوں کو صاف صاف بتا دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ اگر حضرت عیسیٰؑ اور اُن کی والدہ اور ساری دنیا کو ہلاک کرنے کا ارادہ کر لے تو کون اُسے اِس ارادے سے روک سکتا ہے؟ (آیت:17)۔

یہود ونصاریٰ دونوں کا یہ دعویٰ باطل ہے کہ وہ اللہ کے بیٹے اور چہیتے ہیں، وہ بھی سب کی طرح ایک مخلوق ہیں۔ قانونِ ایمان وعمل کے مطابق دیگر انسانوں کی طرح انہیں بھی جزا وسزا ملے گی (آیت:18)۔

● یہودیوں کے جہاد سے فرار کے رویوں پر روشنی ڈالی گئی کہ صرف دو لوگوں ﴿رَجُلَانِ﴾ حضرت یوشعؑ بن نون اور حضرت کالبؑ نے جہاد کے مطالبے پر ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ بقیہ تمام بنی اسرائیل عمالقہ سے ڈر گئے اور جہاد سے انکار کر دیا۔ بلکہ حضرت موسیٰؑ سے صاف کہہ دیا "تم اور تمہارا خدا دونوں جنگ کریں، ہم یہیں بیٹھے رہیں گے" ﴿فَاذْهَبْ أَنتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ﴾ (آیت:24)

اس فراری رویے کے سبب انہیں چالیس سال کی صحرانوردی کی سزا دی گئی اور یہ صحرائے سینا میں بھٹکتے رہے۔ (آیت:26)

● حضرت آدمؑ کے دو بیٹوں کا سچا قصہ سنایا گیا کہ ایک لڑکے کی قربانی قبول کی گئی کیوں کہ وہ متقی تھا۔ دوسرے کی قبول نہیں کی گئی۔ دوسرے نے پہلے کو قتل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک کوا بھیجا، جس نے اُسے بھائی کی لاش کو دفن کرنے کی تدبیر سکھائی۔

بنی اسرائیل پر اس لیے یہ بات فرض کر دی گئی کہ ایک آدمی کا ناحق قتل، گویا پوری انسانیت کا قتل ہے (آیت:32)

اگلے پیراگراف میں اسلامی ریاست کے دشمن ﴿مُحَارِبِين﴾ کا قانونِ سزا بیان کیا گیا (آیت:33)

3- آیات 33 تا 50 : تیسرے پیراگراف میں فوجداری قوانین (Criminal code) بیان کر کے ﴿اللہ کی تشریعی حاکمیت﴾ ثابت کی گئی ہے۔

اللہ اور رسول سے ﴿مُحَارَبَۃ﴾ کرنے والے فسادیوں کو (حالات کے مطابق حکومتی صوابدید پر) پھانسی یا قتل یا جلاوطنی یا مخالف سمت سے ہاتھ پاؤں کاٹنے کی فوجداری سزا دی جائے گی۔ (آیت:33)

● چوری اور ڈاکہ زنی کی سزا میں، مرد ہو یا عورت ہاتھ کاٹا جائے گا ﴿فَاقْطَعُوا اَيْدِيَهُمَا﴾ (آیت:38)

اللہ کی ﴿تشریعی حاکمیت﴾ کے بارے میں یہودیوں اور عیسائیوں کے رویے بیان کیے گئے۔ وہ آیاتِ الٰہی کی تحریف کر کے اپنی خواہشاتِ نفس کے مطابق فیصلے کرانا چاہتے ہیں۔ ان کے لیے دنیا اور آخرت کا عذاب ہے۔ (آیت: 41)

رسول اللہ ﷺ کو ﴿مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ کے مطابق عدل کے ساتھ فیصلوں کا حکم دیا گیا، تورات کے قانونِ قصاص کا ذکر کر کے ﴿شرك في التحكيم﴾ کے مرتکب افراد کو کافر، ظالم اور فاسق کہا گیا۔ (آیات: 45،44 اور 47)

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ...الظّٰلِمُوْنَ.....الْفٰسِقُوْنَ﴾

رسول اللہ ﷺ کو اہلِ کتاب کی خواہشاتِ نفس کے مطابق فیصلہ کرنے اور یہودیوں کے دباؤ میں آنے سے روکا گیا۔

﴿وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ﴾ (آیت:48)۔

4- آیات 51 تا 86: چوتھے پیراگرف میں ﴿یہودیوں اور عیسائیوں کے جرائم﴾ بیان کر کے، مسلمانوں کو ہدایات دی گئیں ہیں۔

(a) ہدایات: مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ کو سرپرست ﴿اَوْلِيَاء﴾ نہیں بنانا چاہیے۔ (آیت: 51)

مسلمانوں کو ارتداد سے بچنے کی ہدایت کی گئی، ورنہ اللہ دوسری قوم اُٹھا سکتا ہے۔ سچے مسلمانوں کی چھ (6) صفات یہ ہیں۔ اللہ ان سے محبت کرتا ہے، وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں، مسلمانوں کے لیے نرم ہوتے ہیں، کافروں کے لیے سخت ہوتے ہیں، اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں، اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔ مسلمانوں کے تین سرپرست ﴿ولی﴾، اللہ، رسولؐ اور مؤمنین ہوتے ہیں۔ اور یہی اللہ کی پارٹی ﴿حِزْبُ اللّٰه﴾ ہے، جو غالب ہو کر رہے گی۔ (آیت: 56)۔

مسلمانوں کو اہلِ کتاب اور کافروں کو ﴿ولی﴾ بنانے سے روک دیا گیا، جو دین کا مذاق اُڑاتے ہیں (آیات:57 اور 58)

(b) (یہودیوں کے جرائم) بیان کر کے اُن سے ﴿مُجَادَلَه﴾ کیا گیا ہے اور انہیں اسلام کی دعوت دی گئی ہے۔

اہلِ کتاب سے پوچھا گیا ہے کہ کیا اُن کی مسلمانوں سے دشمنی کی وجہ، صرف اللہ اور تمام کتابوں پر ایمان ہے؟ (آیت:59)

یہودیوں کو بندر اور سور بنا کر ان پر لعنت کیے جانے کی وجہ، ان کی نافرمانی تھی۔ (آیت:60)۔

یہودی ﴿اِثم اور عُدوان﴾ اور حرام خوری کے مرتکب ہیں (آیت:62)۔

یہودیوں کے علماء اور درویش بھی، ان کے لیڈروں کی حرام خوری پر انہیں نہیں روکا کرتے تھے۔ (آیت:63)۔

یہودی ﴿یَدُ اللّٰہِ مَغلُولَۃ﴾ کہتے (آیت:64) ﴿طُغیَان و کُفر﴾ سے کام لیتے (آیت:64)۔

فسادی یہودی جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں (آیت:64)۔

یہودی خواہشاتِ نفس سے کام لیتے تھے اور بعض رسولوں کو جھٹلا دیتے اور بعض رسولوں کو قتل کر دیتے تھے (آیت:70)۔

(c) (اہلِ کتاب کو بلاخوف وخطر دعوت دینے کی ہدایت)

رسول اللہ ﷺ کو بلاخوف وخطر، کسی دباؤ میں آئے بغیر ﴿مَا اَنزَلَ اللّٰہُ﴾ کی تبلیغ کا حکم دیا گیا۔ مکمل تبلیغ نہ کرنے کا مطلب رسالت کی ذمہ داری ادا نہ کرنا ہے۔ رسول ﷺ کو تسلی دی گئی کہ اللہ آپ ﷺ کی حفاظت کرے گا۔

﴿وَاللّٰہُ یَعصِمُکَ مِنَ النَّاس﴾ (آیت:67)۔

(d) (عیسائیوں کے خلاف فردِ جرم اور اُن سے مجادلہ)

- عیسائیوں کے ایک فرقے کے عقیدۂ حُلُول (Incarnation) کو کفر قرار دیا گیا، جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے حضرت عیسیٰؑ کے گوشت پوست کے جسم میں حُلُول کے قائل تھے (آیت:17 اور 72)۔ انہیں صاف بتا دیا گیا کہ خود حضرت عیسیٰؑ نے توحید کی دعوت دی اور اعلان کر دیا تھا کہ مشرک کے لیے جنت حرام ہے اور وہ دوزخی ہوگا۔ (آیت:72)
- عیسائیوں کے دوسرے فرقے کے عقیدۂ تثلیث (Trinity) کو کفر قرار دیا گیا، جو تین خداؤں کے مجموعے کو خدائی کا مرکز ومحور سمجھتے ہیں اور اللہ کو تینوں میں کا تیسرا سمجھتے ہیں (آیت:73)۔

عیسائیوں کو دعوتِ توبہ واستغفار دی گئی کہ وہ شرک چھوڑ کر توحید اختیار کریں۔

﴿اَفَلَا یَتُوبُونَ اِلَی اللّٰہِ وَیَستَغفِرُونَہٗ﴾ (آیت:74)

حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کی بشریت پر دلیل پیش کی گئی کہ وہ کھاتے پیتے تھے (آیت:75)

عیسائیوں کو ﴿غُلُوّ﴾ اور مبالغہ آمیزی سے منع کیا گیا۔ ﴿لَا تَغلُوا فِی دِینِکُم غَیرَ الحَقِّ﴾ (آیت:77)

یہودیوں پر تنقید کی گئی کہ انہوں نے ﴿نہی عن المنکر﴾ یعنی برائیوں سے روکنے کا کام چھوڑ دیا تھا (آیت:79)

حضرت داؤدؑ اور حضرت عیسیٰؑ نے بھی یہودیوں پر لعنت کی تھی۔ (آیت:78)

- مسلمانوں کے شدید ترین دشمن، یہودی اور مشرکین ہیں۔ مودّت کے اعتبار سے، مسلمانوں کے قریب ترین نصاریٰ ہیں، جو تکبر نہیں کرتے، ان میں ﴿قِسِّیسِین﴾ اور ﴿رُھبَان﴾ ہیں۔ (آیت:82)۔

(e) اچھے عیسائیوں کی صفات بیان کی گئیں، جو مسلمان ہو جاتے ہیں، قرآن سن کر روتے ہیں اور کہہ اُٹھتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ ہمارا نام شہادت دینے والوں میں لکھ لیا جائے۔

﴿رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاکتُبنَا مَعَ الشّٰھِدِینَ﴾ (آیت:83)

5- آیات 87 تا 108: پانچویں پیراگراف میں، مشرکینِ مکہ سے ﴿مُجَادَلَہ﴾ کیا گیا اور ﴿متفرق احکامِ شریعت﴾ بیان کیے گئے ہیں۔

(a) مسلمانوں کو پاک چیزوں ﴿طَیِّبَات﴾ کو حرام ٹھہرا لینے کی ممانعت کی گئی (آیت: 87) غیر شعوری قسموں پر مؤاخذہ نہیں ہوگا۔ البتہ شعوری قسموں پر مؤاخذہ ہوگا۔ اس لیے شعوری قسموں کا کَفَّارہ لازم ٹھہرایا گیا۔ دس مسکینوں کو کھانا، یا کپڑے دینے ہوں گے، یا ایک غلام آزاد کرنا ہوگا۔ یہ ممکن نہ ہو تو تین روزے رکھنے ہوں گے۔ (آیت: 89)

شراب، جوئے، آستانوں اور پانسوں کے تیروں کو شیطان کے اعمال کی گندگی قرار دے کر حرام ٹھہرایا گیا۔

شراب کی حرمت کا قطعی حکم نازل کیا گیا۔ ﴿فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْن﴾ (آیت: 90)۔

اس سے پہلے سورۃ البقرۃ کی آیت: 219 اور سورۃ نساء کی آیت: 43 میں جو تدریجی احکام دیئے گئے تھے، وہ منسوخ قرار پائے۔

اِحرام کی حالت میں خشکی کے شکار کو حرام ٹھہرایا گیا اور جان بوجھ کر اس حالت میں شکار کرنے والے کے لیے کَفَّارہ تجویز کیا گیا، البتہ سمندری شکار کی اجازت دی گئی (آیت: 96)

حج اور عمرہ کرنے والوں کو خانۂ کعبہ، قربانی کے جانوروں اور احرام کی پابندیوں کے سلسلے میں خوفِ الٰہی کو پیشِ نظر رکھنے کی تاکید کی گئی۔ (آیت 97 : تا 100)

(b) (مشرکین کے جرائم اور اُن سے مُجادَلَہ)

مشرکین کے خود ساختہ حلال و حرام پر گرفت کرتے ہوئے صاف صاف بتا دیا گیا کہ اللہ نے نہ تو ﴿بَحِیْرَہ﴾ نہ تو ﴿سَائِبَہ﴾ نہ ﴿وَصِیْلَہ﴾ اور نہ ﴿حَام﴾ کو مشروع کیا ہے۔ یہ وہ اونٹنیاں اور اونٹ تھے، جنہیں مختلف وجوہات کی بنا پر مشرکین نے مقدس ٹھہرا کر ان کی سواری وغیرہ کو اپنے اوپر حرام ٹھہرا لیا تھا۔ (آیت: 103)

مشرکین کی اوہام پرستی کا رد کر کے ﴿مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا﴾ اور ﴿مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ کے فرق کی وضاحت کی گئی ہے (آیت: 104) باپ دادا کی اندھی تقلید کے بجائے وحی کی پیروی کرنی چاہیے۔

وصیت (Will) کے احکام اور اس سے متعلقہ قانونِ شہادت کے احکام بیان کیے گئے۔ (آیت: 106 تا 108)

6- آیات 109 تا 120: چھٹے اور آخری پیراگراف میں، ﴿عیسائیوں کو دعوتِ توحید﴾ دی گئی ہے۔

اُس دن قیامت کے مناظر پیش کر کے اللہ تعالیٰ اور حضرت عیسیٰؑ کے درمیان مکالمہ نقل کیا گیا۔ حضرت عیسیٰؑ کے معجزات نقل کر کے عیسائیوں کو قیامت کے عذاب سے ڈرایا گیا (آیت :109)۔

اللہ تعالیٰ کے حضرت عیسیٰؑ پر اُس احسان کا ذکر کیا گیا، جب یہودیوں نے انہیں قتل کرنا چاہا اور اُن کی دعوت کو کھلا جادو قرار دیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو یہودیوں سے بچا لیا۔

﴿وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ﴾ (آیت: 110)

حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کی طرف سے دسترخوان ﴿ مَـآئِدَہ ﴾ کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی یہ فرمائش ، معجزے کے طور پر پوری کردی۔ (آیات :112 تا 115)

آیت:73 کے حکم ﴿ إِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ﴾ ''اللہ تین خداؤں کے مجموعے میں سے تیسرا ہے'' کی تفصیل بیان کر کے عقیدۂ تثلیث (Trinity) کی مکرر تردید کی گئی۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ سے پوچھے گا: ''کیا میں نے تم سے کہا تھا کہ میرے علاوہ، دو اور خدا ﴿ إِلٰـهَـيْنِ ﴾ بنالو؟ وہ انکار کریں گے۔ حضرت عیسیٰؑ اعتراف کریں گے :میں نے تو یہی حکم دیا تھا ﴿ أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ﴾ ''اللہ ہی کی عبادت کرو وہی میرا رب بھی ہے اور تم لوگوں کا بھی'' آخر میں عیسائیوں کو بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن توحید پرست سچے لوگوں کو (توحید کی سچائی) فائدہ دے گی۔ ﴿ يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ﴾ اور مُوَحِّدین جنت میں داخل کیے جائیں گے۔

مرکزی مضمون

آخری رسول محمد ﷺ پر نازل کردہ حتمی شریعت کے اَحکام پر، دورنگی اور منافقت کے بغیر صدقِ دل سے عمل درآمد کے لئے ، امتِ مسلمہ کا یہودیوں اور عیسائیوں کے عقائد اور طرزِ عمل سے واقف ہوکر اُن سے احتراز ضروری ہے۔ اسلامی شریعت ﴿ عُقُـود ﴾ اور معاہدوں کی پابندی کا نام ہے اور اس میں عقیدے، عبادات، معاملات، معاشرت، اَخلاقیات کے علاوہ فوجداری قوانین بھی شامل ہیں۔ اسلام میں سیکولرازم کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔